Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوف نمبر ۹۴۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۲۵ رجب ۱۴۰۱ھ ۔ ۳۰ ہجرت ۱۳۶۰ ہش ۔ ۳۰ مئی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۲۱

اخبار احمدیہ

۔۔۔ ربوہ ۲۵ ہجرت مئی ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور انور کو ضعف کی تکلیف ہو گئی ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ موسلا کریم رحیم و کریم اپنے خاص الخاص فضلوں رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرماتے ہوئے حضور انور کو صحت کاملہ و عاجل عطا کرے آپ کو خدمت و توانائی کے ساتھ بھرپور کام کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت یابی عطا کرے۔ اور اپنے فضلوں والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

نمایاں کامیابی و درخواست دعا

نہایت مسرت اور شکر و امتنان کے جذبات کے ساتھ یہ خبر احباب تک پہنچائی جاتی ہے کہ عزیزہ امۃ المتین صاحبہ بنت مکرم مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے پشاور یونیورسٹی سے ایم ایس سی میتھیمیٹکس میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزہ نے مقررہ نصاب میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرتے ہوئے ۷۹ فیصد نمبر حاصل کئے ہیں اور اسی طرح جملہ طلباء و طالبات میں یونیورسٹی میں بفضلہ تعالیٰ اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے یہ نمایاں کامیابی اور امتیازی اعزاز مبارک کرے۔ اور ہمیشہ اپنے فضل و رحمت سے ہر میدان میں اعلیٰ ترقیات اور کامیابیوں سے نوازتا رہے۔ اور عزیزہ آئندہ بھی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے جاری فرمودہ تعلیمی منصوبہ کے مقاصد کو حاصل کرنے کی سعادت پائے۔ آمین۔ سلطان محمود انور مربی سلسلہ

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

علم کے تین مدارج ہیں علم الیقین عین الیقین حق الیقین

وہ شخص بدقسمت ہے جسے علم کے تینوں مدارج میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ ۙ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (المجادلۃ ۱۲)

ترجمہ:۔ اللہ (تعالیٰ) ان کو جو کہ مومن ہیں اور علم حقیقی رکھنے والے ہیں درجات میں بڑھا دے گا اور اللہ (تعالیٰ) تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ ۔ (بخاری)

ترجمہ: جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور اسے ترقی دینا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

"علم کے تین مدارج ہیں علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے۔ اس سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے۔ یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کر لینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا وہ شخص بدقسمت ہے جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں۔ اس آیت کے مطابق جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں وہ کورانہ تقلید میں پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ (عنکبوت ۲۱) جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں کھلا دیں گے۔

یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

سو انسان کو چاہیئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹)

امراء اصحاب/صدران کرام کی خدمت میں گزارش

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال رواں ۳۰ جون / احسان ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کو ختم ہو گا اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ

ہر دوست سے مئی جون میں بھی ان کی اصل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) وصول فرمائے جائیں۔

زمیندار اصحاب سے فصل ربیع کی آمد پر ماہ مئی جون میں بھی لازمی چندہ جات چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ وصول فرمانے کا اہتمام فرمایا جائے۔

سال رواں کی جملہ وصول شدہ رقوم ۳۰ جون ۱۹۸۱ء قبل دوپہر ۱۱ بجے تک ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرا دی جائیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ رجب ۱۴۰۱ھ
۳۰ ہجرت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جملہ انعاموں میں سب سے بڑا انعام

اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کو ملنے والے انعامات کا ذکر کرتے ہوئے اپنی رضا کو سب سے بڑا انعام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ انہیں جہاں اور جنت کے انعاموں سے نوازا جائے گا وہاں اللہ کی رضا بھی ان کے حصہ میں آئے گی۔ اور یہ سب انعاموں سے بڑا انعام ہوگا چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبہ آیت ۷۲)

ترجمہ:۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنات کے وعدے کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں پاک رہائش گاہوں کا (بھی اس نے وعدہ کیا ہے) اور ان کے علاوہ اللہ کی رضامندی سب سے بڑا انعام ہے (جو ان کو ملے گا) اور اس کا معنا (بہت) بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ رضوان الٰہی سب سے بڑا انعام ہے جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو جنت میں ملے گا۔ لیکن یہ انعام انہی کو ملے گا جو اس دنیا میں اللہ کو اپنے آپ کو اس سب سے بڑے انعام کا مستحق بنالیں گے۔ اس دنیا میں اللہ انہی سے راضی ہوتا ہے جو نیک اعمال پر نازاں نہیں ہوتے۔ بلکہ محض اس نیت سے نیک اعمال بجالاتے ہیں کہ ان کا رب ان سے راضی ہو جائے۔ جو ایسا نہیں کرتے بلکہ اپنے نیک اعمال کے بل پر جنت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے نیک اعمال رائیگاں جاتے ہیں اور قبولیت کے درجہ تک نہیں پہنچتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے برے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ (محمد آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ یہ اس لئے ہوگا کہ جس بات کو اللہ نے ناپسند کیا وہ اس کے پیچھے چل پڑے اور خدا کی رضا کی جستجو کو ناپسند کیا۔ سو خدا نے بھی ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ وہ نیک اعمال بجالاتے تھے اور بڑھ چڑھ کر بجالاتے تھے۔ لیکن ان کی نیت ان اعمال کے بجالانے میں یہ ہوتی تھی۔ کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے۔ اور وہ انہیں اپنے فضل اور رضا کا مورد بنائے۔ رضائے الٰہی کے حصول کے سوا ان کا اور کوئی مقصد نہ تھا۔ جیسا کہ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا (الفتح آیت ۳۰) سے بھی ظاہر ہے۔ وہ اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ تھے کہ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ یہ بات ان کے دل میں میخ کی طرح گڑی ہوئی تھی کہ اگر ہم صاف دل ہو کر خدا کی طرف آجائیں گے تو ہر ایک راہ میں وہ ہماری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو ہم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک ہم اپنی مرضی چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھائیں جو موت کا نظارہ ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر ہم تلخی اٹھالیں گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجائیں گے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر قوت قدسیہ کے زیر اثر یہ حقیقت ان کے دل میں گڑی ہوئی تھی۔ اس لئے انہوں نے خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں اپنی مرضی چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر موت کا نظارہ پیش کرنے والی تلخی اٹھانے کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ جو قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کا کام دیتا رہے گا۔ یہ اس نمونہ کا ہی ثمرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی دنیا میں انہیں اپنی رضا کی بشارت سے نوازا اور ان کے حق میں فرمایا:۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبہ آیت ۱۰۰)

ترجمہ:۔ اور جو مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ بھی جو کہ کامل اطاعت دکھاتے ہوئے ان کے پیچھے چلے اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ اس نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ حقیقی فلاح پانے کیلئے ضروری ہے ایک مومن محض نیک اعمال بجالانے کو ہی کافی نہ سمجھے بلکہ ہمیشہ اس جستجو میں رہے کہ اسے رضائے الٰہی میسر آئے اور خدا اس سے خوش ہو کر اسے اپنے فضل اور رضا کا مورد بنائے جب تک رضائے الٰہی نصیب نہ ہو اس وقت تک انسان گویا پانے والوں میں ہی شمار ہوگا۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ رضائے الٰہی کے حصول کا طریق کیا ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ حصول رضائے الٰہی کے طریق کو ہم آئندہ شمارہ میں واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

صدر صاحبان مجالس موصیان کے فرائض

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجالس موصیان کے صدر صاحبان کی ذمہ داریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا کہ وہ گاہے گاہے مرکز کی ہدایات کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اور اس اجلاس میں ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔ یہی شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں ہمارے صدر صاحبان مجالس موصیان کو موصیوں کے اور نائب صدر صاحبات مجالس موصیات کو موصیات کے اجلاس گاہے گاہے بلاتے رہنا چاہیئے۔

بہتر تو یہ ہوگا کہ ہر ماہ اور نہ ہر سہ ماہی میں ایک دفعہ تو ضرور ایسے اجلاس بلائے جائیں جن میں مرکز کی طرف سے موصیان کرام و موصیات کے بارہ میں جو اعلانات اور ہدایات شائع کروائی جاتی ہیں ان سے ہر موصی و موصیہ کو مطلع کیا جائے تاہر فرد کو اس کی ذمہ داریوں کا علم ہو جائے۔ اور اجلاسات میں "رسالہ الوصیت" کے اقتباسات بھی سنائے جائیں "رسالہ قواعد وصیت" میں سے نہایت ضروری قواعد سے خاص طور پر موصیان و موصیات کو باخبر کیا جائے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ تمام موصیان / موصیات کو بار بار یاد دلایا جائے کہ سیدنا حضرت اقدس نے موصیان کرام کی جو تعریف فرمائی ہے اس پر کما حقہ پورا اترنے کی کوشش میں لگے رہیں۔ مثلاً حضرت اقدس نے موصیان کے بارے میں حسب ذیل کلمات تحریر فرمائے ہیں:۔

"صادق، کامل الایمان وہ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہے اعلیٰ درجہ کے مخلص دوسروں سے ممتاز" (ضمیمہ الوصیت)

براہ کرم تمام صدر صاحبان مجالس موصیان و نائب صدر صاحبات مجالس موصیات کما حقہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کی پوری کوشش فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے فرائض کو سمجھنے اور پھر انہیں کما حقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بینائی سے محروم لوگوں کی استعدادیں اور کمالات

صانعِ تقدیر کے انصاف اور توازن کی واضح مثال

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی

قرآن کریم میں انسان کو توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ تخلیق کائنات اور اس کے مادی ارض و سماء کی ماہیت و بناوٹ، حرکات و سکنات اور اغراض و مقاصد پر غور و فکر کرے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں، اس کی طاقتوں اور صفات عالیہ کے جلوے ملاحظہ کرے اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے بعض جگہ قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اے انسان تو جتنا بھی اس عالم مادی کی تخلیقات پر غور و تدبر کرے گا تو ہر چیز اور ہر جاندار اور غیر جاندار شئی کو اس کی غرض اور افادیت کے لحاظ سے ٹھیک ٹھاک اور ایسا درست پائے گا کہ تجھے اس کے کسی پہلو اور کسی لحاظ سے بھی کوئی کمی بیشی یا افراط و تفریط یا کوئی حصہ اس کا غیر ضروری نظر نہیں آئے گا غرضیکہ تجھے کہیں بھی کوئی فتور یا نقص محسوس نہیں ہوگا۔

انسانی جسم شہکارِ قدرت ہے

اگر دنیا کی دوسری چیزوں کو چھوڑ کر صرف انسانی جسم پر ہی صحیح طور پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر جسم میں ایک نیا جہان اور ایک پوری کی پوری دنیا بس رہی ہے جو کئی لحاظ سے ایک دوسری سے مختلف ہے اور اس کا ذرہ ذرہ اس لازوال و لاثانی صانعِ قدرت کی قدرتوں کے جلوے دکھا رہا ہے اور جسم انسانی کے ہر عضو ہر طاقت ہر صفت اور حس میں توازن مساوات اور برابری اور تکمیل کا اصول کارفرما ہے اور صحیح جسم میں کہیں بھی کسی چیز میں کمی بیشی یا عدم توازن نہیں پایا جاتا۔ تلاش بسیار کے باوجود کہیں بھی کوئی نقص یا عیب نہیں مل سکتا۔

اکثر جسمانی نقائص غلطی کا نتیجہ ہوتے ہیں

ہاں وہ جسم جو کسی خاندانی کمزوری یا نقص یا والدین کی کسی غلطی یا تساہل اور عام قوانین قدرت کی خلاف ورزی کرنے سے کسی جہت یا کسی پہلو سے ناقص کمزور یا غیر مکمل پیدا ہوتے ہیں یا پیدائش کے بعد کسی حادثہ کا شکار ہو جاتے ہیں وہ ضرور دنیا میں ناقص اور جزوی طور پر غیر مکمل دیکھے جاتے ہیں۔ لیکن عموماً حالات پر گہرے طور پر غور کرنے سے پتہ چل جاتا ہے کہ ایسے معذور لوگ بھی خواہ وہ پیدائشی طور پر معذور ہوں یا بعد میں ان کے جسم کو کوئی معذوری لاحق ہوئی ہو یکسر محروم و کمزور نہیں رہتے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحمانیت کے ماتحت انہیں ایک معذوری کے بدلے کوئی دوسری طاقت یا ملکہ ان میں زیادہ فرما دیتا ہے جس میں وہ عموماً عام صحتمند انسان سے نہ صرف برابر ہو جاتے ہیں بلکہ اکثر آگے بڑھ جاتے ہیں مثلاً صرف ایک آنکھ یا کان یا ایک بازو وغیرہ والے کے ایک ہی عضو کو دو عضوؤں کے برابر کام کرنے کی قوت اور مضبوطی عطا کر دی جاتی ہے وہ جو بالکل نابینا ہو اس کو بلا کا حافظہ عطا کر دیا جاتا ہے اور قدرت اس کے لئے علوم کا حصول آسان کر دیتی ہے جو عام صحتمند مکمل جسم والا انسان بڑی مشکل اور محنت سے حاصل کر پاتا ہے

بعض معذوروں کی واضح مثالیں

غرضیکہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت دنیا میں معذوروں کو معذور محض نہیں رہنے دیتی بلکہ عموماً کسی طور سے محروم شدہ انسان کو کسی دوسری طاقت کو زیادہ مضبوط اور تیز تر کر کے توازن قائم رکھا جاتا ہے اور ایک نعمت سے محرومی کے بدلے اسے کسی دوسری نعمت سے نواز دیا جاتا ہے۔ قادیان میں ہمارے ساتھ ایک طالبعلم پڑھتا تھا جو دائیں ہاتھ سے معذور تھا مگر اس کے باوجود وہ اپنے بائیں ہاتھ سے نہایت خوشخط اور تیز لکھ سکتا تھا احمد نگر کے منشی محمد صادق صاحب (والد مکرم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم) کی ایک لڑکی کے دونوں بازو پیدائشی طور پر نہیں ہیں اس نے بچپن سے ہی پاؤں کی انگلیوں سے قلم پکڑ کر لکھنا سیکھا اور نہایت ذہین ہونے کی وجہ سے اس سال (۱۹۸۱) جامعہ نصرت ربوہ کی بی۔ اے کلاس میں فرسٹ آئی ہیں۔

اکثر نابیناؤں کے متعلق دیکھا گیا ہے کہ محض ایک لکڑی کی مدد سے وہ اکثر روزمرہ کے راستہ پر بے دھڑک تیز تیز قدم اٹھا کر بغیر ٹھوکر کے چلتے چلے جاتے ہیں حالانکہ عام آدمی آنکھیں بند کر کے اپنے راستہ پر دس قدم بھی بغیر ٹھوکر کھائے کے نہیں چل سکتا

اسی طرح بعض معذوروں کی حس اور قوتِ شامہ قدرت کی طرف سے تیز کر دی جاتی ہے تاکہ انہیں محرومیت کا بدل مل جائے۔ ربوہ میں ایک بزرگ نابینا خاتون ہوتی تھیں جنہیں حضرت پیر منظور محمد صاحب مرحوم کی بھابھی ہونے کی وجہ سے بھابھی زینب کے نام سے پکارا جاتا تھا سنا گیا ہے کہ ان کی حس یا شعور اتنا تیز تھا کہ اپنے گھر یا معروف گھروں میں جب کوئی ان کے قریب سے گزرتا تو وہ پہچان لیتی تھیں۔ کہ کون گزرا ہے خواہ کتنی بھی خاموشی سے گزرا ہو۔ چنانچہ خاکسار کی خوشدامن صاحبہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ بھابھی زینب سیدنا حضرت مصلح موعود کے گھروں میں سیڑھیوں کے قریب بیٹھی تھیں اور گھر میں اس وقت ایک اعجوبہ بنا ہوا تھا کہ جو شخص بھی ان کے قریب سے گزرتا وہ بتا دیتیں کہ کون گزرا ہے یا کوئی گزرا ہے کہ اتنے میں حضور کا ادھر سے گذر ہوا اور حضور نے سن کر فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ جان بھی لیں کہ کون گزرا ہے چنانچہ حضور نے فرمایا اچھا میں گزرتا ہوں اور حضور جوتی اتار کر اور ذرا شلوار کے پائنچے اونچے کر کے بڑے آہستہ سے بھابھی زینب کے پاس سے ہو کی سیڑھیوں پر چڑھنے لگے کہ بھابھی زینب فوراً پکار اٹھیں حضور کدھر تشریف لے جا رہے ہیں

اسلام کی تاریخ کی چھان بین کی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اسلام کے دورِ اول میں نابینا معذوروں کی بڑی قدر و منزلت تھی اور ان کی بڑی عزت اور حوصلہ افزائی کی جاتی تھی اور بیشمار نابینا افراد ادبی کمالات سے مالا مال ہو جاتے تھے حالانکہ اس زمانہ میں ان کے پاس یورپ کے لکھے پڑھے اشخاصوں کی طرح تحصیلِ علم کے ماڈرن اور سائنٹفک طریقے اور ذرائع موجود نہ تھے۔ تاہم اس دور میں مسلمانوں کا علوم کے لئے شوق تحصیل و تکمیلِ علم کا ضامن تھا چنانچہ علوم معقولات و منقولات میں گذشتہ صدیوں میں بیشمار نابینا لوگ علوم میں ایسے کامل و نابغۂ روزگار گزرے ہیں کہ آنکھوں والوں میں بھی ان کی نظیر کم ملتی ہے اور بلاشبہ یہ اسلام ہی کی تعلیم و تربیت کا کمال ہے۔

ع ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

حضرت ابن اُم مکتوم

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضؓ حضرت ابن اُم مکتوم نابینا صحابی کی جو قدر اور جو رتبہ تھا وہ اس سے ظاہر ہے کہ حضورؐ نے ایک مرتبہ مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے ہوئے انہیں مدینہ کا امیر اور امام مقرر فرمایا تھا

حضرت ابو الخطاب قتادہ

تابعینؒ کے دور میں جن نابینا علماء نے علم و فضل میں نام پیدا کیا ان میں سے حضرت قتادہ کا نام قابل ذکر ہے آپ نابینا تھے کنیت ابو الخطاب تھی وطن بصرہ تھا جہاں وہ ۶۰ھ میں پیدا ہوئے آپ کا شمار بڑے مفسر اور اجل تابعین میں کیا جاتا ہے۔ آپ ایک بلند پایہ فقیہ اور بڑے پایہ کے مفسر تھے۔ حدیث، علم النسب، تاریخ، ادب، لغت اور معانی و بیان میں بھی آپ کو بڑا عبور تھا ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ خلیفۂ دمشق کے دربار کا شتر سوار ہر روز آپ کے دروازہ پر کوئی نہ کوئی علمی مسئلہ یا فتویٰ پوچھنے آجاتا تھا۔ آپ حضرت سعید ابن المسیب کے شاگرد تھے۔ جب ان سے پڑھنا شروع کیا تو اتنے شغف و انہماک سے پڑھنے لگے کہ حضرت سعید ابن المسیب تیسرے روز ہی پکار اٹھے کہ اللہ اندھے تو تو بلا کا ذہین ہے تو نے تو مجھے پچھاڑ دیا ہے۔ آپ کا قول تھا کہ میں نے کسی محدث سے ایک حدیث دوبارہ سنانے کی فرمائش نہیں کی۔ کیونکہ مجھے خدا نے ایسا حافظہ عطا فرمایا ہے کہ جو بات میرے کان میں ایک بار پڑ جاتی تھی حافظہ میں محفوظ ہو جاتی تھی۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ قتادہ تفسیر اور اخلاقی مسائل کے سب سے زیادہ عالم ہیں نیز امام موصوف نے ان کے تفقہ کی بھی تعریف فرمائی ہے ۱۱۸ھ میں عراق کے شہر واسط میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

مشہور عباسی شاعر البشار

عباسی دور کے مشہور اور مقتدر شاعر البشار بھی نابینا تھے [illegible] کنیت [illegible] تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کثرت سے چیچک کے داغ تھے جن کی وجہ سے بچپن میں نابینا ہو گئے۔ جاہلیت کے بعد اسلامی دور کے صفِ اوّل کے شعراء میں شمار ہوتے تھے عباسی خلیفہ مہدی کے درباری شاعر اور ندماء میں سے تھے لیکن چونکہ مہدی کے عہد میں زندقہ کا زور تھا بیچارہ بشار بھی اس الزام کے نیچے آگیا اور اسے ستر کوڑے کھانے پڑے اور اسی صدمہ میں جان دے دی۔ بعض نے لکھا ہے کہ اس نے مہدی کے وزیر کی ہجو کی تھی جس نے موقعہ پر پکڑ کر اسے دریا میں ڈبو دیا تاہم اس کے شعروں یا کسی قول سے اس کا زندیق ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے شعروں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ محبانِ رسولؐ اور آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا واللہ اعلم

اسے عربی غزل کا شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسکی ایک غزل کا یہ شعر بڑا مشہور ہے

هَلْ تَعْلَمِيْنَ وَرَاءَ الْحُبِّ مَنْزِلَةً
تُدْنِيْ إِلَيْكِ فَإِنَّ الْحُبَّ أَقْصَانِيْ

یعنی اے محبوب اگر تو محبت سے بڑھ کر ایسی منزل جانتی ہے جو مجھ کو تجھ سے قریب کر دے تو وہ مجھ کو بتا دے کیونکہ محبت کر کے تو میں تجھ سے دور ہو گیا ہوں

ابوالحسن مصری شافعی

ابوالحسن مصری شافعی فقہ کے اور خصوصاً شافعی فقہ کے عظیم المرتبت امام تھے آپ کا اصل نام منصور تھا پیدائشی طور پر نابینا تھے ہر علم میں پوری دسترس رکھنے کے علاوہ بڑے پائے کے شاعر بھی تھے جزیرہ یعنی دجلہ اور فرات کے درمیان کے علاقہ کے ایک شہر رأس العین کے باشندہ تھے۔ وطن ترک کر کے علم کی خاطر مصر آئے اور یہاں حضرت امام شافعیؒ اور ان کے شاگردوں سے علم فقہ کی تکمیل کی۔ فقہ شافعی میں ان کی کئی اعلیٰ تصانیف ہیں مثلاً

الهدایہ - الواضح المستعمل المسافر۔

شعر بہت اچھا کہتے تھے شیخ ابواسحٰق شیرازی نے طبقات الفقہا میں ان کا نام درج کیا ہے۔ بینائی محرومیت کے باوجود علم و فضل میں تحصیل کرنے کی خاص استعداد سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوازے گئے۔ اتنے نوازے گئے کہ محرومیت بینائی کا احساس بلکہ خیال تک نہ آیا

ابن منصور - عربی ادب کے مشہور شاعر ابن منصور بھی نابینا تھے۔ شہر رقہ میں ۵۰۱ھ میں پیدا ہوئے۔ مگر ۴ سال کی عمر میں چیچک نکلی اور آنکھوں سے محروم ہو گئے مگر ہمت نہ ہاری۔ رقہ سے بغداد آئے کلام مجید حفظ کیا اور دار الفضیل میں کئی سال تعلیم حاصل کر کے علوم دینیہ میں کمال پیدا کیا علم حدیث قاضی ابوبکر ابوالبرکات اور ابوالفضیل سے پڑھی ادب ابن الجوالیقی سے سیکھا فقہ حنبلی میں سند مانے گئے۔ نہایت زاہد و عابد اور پرہیزگار تھے شعر کہنے میں بھی وہ کمال حاصل کیا کہ وقت کے بڑے بڑے شعراء ان سے اصلاح لیتے تھے خلفاء اور امراء وغیرہم کی مدح میں ان کے بعض قصیدے مثالی خیال کئے جاتے ہیں ایک ضخیم دیوان یادگار چھوڑا۔

امام شاطبی

امام شاطبی کا اصل نام قاسم تھا۔ کنیت ابو محمد تھی اندلس کے ایک بڑے مردم خیز شہر شاطبہ میں پیدا ہوئے۔ پیدائشی طور پر نابینا تھے۔ حسن قرأت کے مشہور اور جلیل القدر امام مانے جاتے ہیں۔ تفسیر حدیث اور نحو و لغت کے زبردست عالم تھے۔ علم تعبیر رؤیا میں بھی پوری دسترس رکھتے تھے۔ بخاری مسلم۔ مؤطا بلکہ صحاح ستہ پر اتنا عبور تھا کہ ان سے طلبہ پڑھتے تو وہ محض اپنے حافظہ سے ان کے نسخوں کی صحت کراتے جاتے اور کثرت سے نکات بیان کرتے۔ علم قرأت باوضو ہو کر نہایت خشوع و خضوع سے پڑھایا کرتے۔

۵۷۲ھ میں مصر گئے۔ سلطان صلاح الدین کے وزیر قاضی فاضل نے ان کے لئے ایک خاص مدرسہ تعمیر کرایا جس میں وہ پڑھاتے رہے۔ علامہ ابن خلکان کا بیان ہے کہ انکی ذات سے ایک عالم مستفید ہوا ۵۹۰ھ کو مصر میں ہی ۵۲ سال کی عمر میں وفات پائی

امام اسماعیل بن احمد

امام اسماعیل ابن احمد چیچک سے نابینا ہوئے۔ فن تفسیر میں کمال حاصل کیا حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی نے اپنی مشہور زمانہ کتاب

"اصابہ"

میں جا بجا ان کے اقوال سے اور استدلال اور استشہاد کیا ہے۔

امام کمال الدین عباسی

امام قرأت کمال الدین۔ آپ کا اصل نام علی تھا۔ نسباً عباسی تھے۔ اور مصر کے باشندے تھے۔ فن قرأت میں یگانۂ روزگار اور اپنے اسلاف کی یادگار تھے شیخ القراء کا لقب پایا۔ ۹۸ برس کی عمر میں ۷۶۱ھ میں مصر میں وفات پائی۔ پیدائشی نابینا تھے۔ ان کے ہم عصر ایک اور امام جمال الدین بھی تھے جو علم ادب میں یکتا تھے اور معانی اور بلاغت میں کمال پیدا کیا تھا حنبلی مسلک یعنی حنبلی فقہ میں سے مستند جانے جاتے تھے۔ نہایت متقی اور شب زندہ دار بزرگ تھے بچپن میں چیچک یا کسی اور حادثے سے بینائی جاتی رہی تھی۔ ۷۵۶ھ میں وفات پائی۔

علی قیروانی

مشہور شاعر علی قیروانی بھی نابینا تھے۔ شمالی افریقہ کے شہر قیروان میں پیدا ہوئے۔ فن قرأت میں کمال حاصل کیا ان کا ایک فصیح و بلیغ قصیدہ ۲۰۹ اشعار کا مشہور ہے اس کے علاوہ ایک دیوان بھی یادگار چھوڑا۔

پانچویں صدی ہجری میں جب قیروان تباہ ہوا تو وطن چھوڑ کر طنجہ آگئے وہاں سے اندلس چلے گئے جہاں ان دنوں ادب کا بہت چرچا تھا۔ اندلس کے شاہوں نے ان کی بڑی قدر کی اندلس سے پھر طنجہ چلے آئے اور وہیں ۴۸۸ھ میں وفات پائی۔

ابوالعلاء المعری

آپ کا نام مبارک احمد تھا اور کنیت ابوالعلاء والد کا نام عبداللہ اور خاندان عرب کا مشہور قبیلہ

"قضاعہ"

تھا۔ آپ ایک عظیم شاعر اور فلسفی تھے۔ بچپن میں چیچک کی وجہ سے نابینا ہو گئے۔ ۳۶۳ھ میں معرہ (شام) میں پیدا ہوئے۔ چار سال کی عمر میں آنکھوں سے محرومیت کے باوجود آپ نے قرآن کریم حفظ کیا اور اس وقت تمام متداول علوم اور ادب اور شعر میں کمال حاصل کیا۔ بینائی کی محرومی کی وجہ سے وہ دنیا سے کسی قدر دل برداشتہ ہو گئے تھے اور کہا کرتے تھے

اے لوگو دنیا تمہیں پیدائش
سے موت تک دکھ ہی
دکھ دیتی ہے پھر بھی تم
اس سے جانے کیوں محبت
کرتے ہو

انہوں نے تمام عمر گوشت نہیں کھایا ان کا خیال تھا کہ اپنی خاطر کسی جاندار کی جان نہیں لینی چاہیئے اور بھی بعض اور دیگر نظریات ان کے ایسے تھے جن کی بنا پر انہیں بے دینوں اور زندیق میں شمار کیا جانے لگا تھا۔ شادی کرنے اور بچے پیدا کرنے کے بھی مخالف تھے۔ ان کی قبر پر انہیں کا یہ شعر رقم ہے

هٰذَا جَنَاهُ أَبِيْ عَلَيَّ
وَمَا جَنَيْتُ عَلَى أَحَدٍ

یعنی یہ میرے باپ کی مجھ پر زیادتی یا ظلم ہے جو میں اس دکھوں بھری دنیا میں آیا مگر میں نے یہ جرم یا ظلم کسی پر نہیں کیا یعنی میری آگے کوئی اولاد نہیں ہے

تاہم ایسے خلاف تعلیم اسلام خیالات کے باوجود ان کے دیوان میں کثرت سے ایسے اشعار بھی ملتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ پکے موحد اور رسول خداؐ اور آلِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت رکھنے والے مسلمان تھے۔ نبی اللہ آدم علیہ السلام کے بارے میں ان کا یہ شعر قابل ذکر ہے۔

وَمَا آدَمُ فِي مَذْهَبِ الْعَقْلِ وَاحِدًا
وَلَا عِدَّةٌ عِنْدَ الْقِيَاسِ أَوَادَمُ

یعنی اگر عقلی طور پر دیکھا جائے تو یہ درست معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا میں نسل انسانی محض ایک آدم سے شروع نہیں ہوئی بلکہ یہ قیاس زیادہ درست اور اقرب الی العقل والنقل معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں ایک نہیں کئی آدم ہوئے ہیں اسی طرح ایک اور نظم میں کہتے ہیں

جَائِزٌ أَنْ يَكُوْنَ آدَمُ هٰذَا
قَبْلَهُ آدَمٌ عَلَى إِثْرِ آدَمٍ

یعنی ہو سکتا ہے کہ ہمارے اس دور کے آدم سے قبل بھی آدموں کے یکے بعد دیگرے آنے کا یہ سلسلہ جاری رہا ہو

ایک اور نظم میں کہتے ہیں

تَقُوْلُ الْهِنْدُ آدَمُ كَانَ مِنَّا
لَنَا فَسَرَى إِلَيْهِ مَنْسُوْبُوْهُ

کہ ہندوستانیوں کا دعویٰ ہے کہ آدم جب ہند میں اترا تو ہم نے اسے اپنا غلام بنا لیا اور فریب کار لوگوں نے اس پر اپنا اثر ڈالنا چاہا

گویا آدم کے ہند میں آنے سے پہلے بھی ہندوستان میں مخلوق موجود تھی۔ ظاہر ہے کہ آدم کے متعلق ابوالعلاء کا یہ نظریہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کے بیانات کے بالکل مطابق ہے حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک کشف بھی اسی نظریہ کی تائید کرتا ہے اور حضرت اقدس نے تو اس امر کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے

(الحکم ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

حضرت حافظ روشن علی صاحب

موجودہ زمانے کے قابل قدر و ذکر نابیناؤں میں سے حضرت حافظ روشن علی صاحب (اللہ ان سے راضی ہو) قابل ذکر ہیں آپ حضرت اقدس کے حواریوں میں سے تھے اور جزوی طور پر نابینا تھے۔ آپ حافظ قرآن اور مفسر قرآن ہونے کے علاوہ علوم دینیہ و ادبیہ میں ایک باکمال شخصیت کے مالک تھے۔ ہزاروں عربی شعر جاہلیت کے زمانہ اور اسلامی دور کے آپ کو ازبر تھے جنہیں وہ اکثر درس القرآن کے دوران استشہاد کے طور پر پیش فرمایا کرتے تھے آپ کے شاگردوں میں سے جماعت میں بڑے بڑے جید اور نابغہ علماء پیدا ہوئے۔ آپ خود حضرت مولانا نورالدین (قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر) کے خاص شاگردوں میں سے تھے آپ کی وفات ۲۲ جون ۱۹۲۹ء کو قادیان میں ہوئی اور وہیں دفن ہوئے۔

اسی طرح مکرم حافظ محمد رمضان صاحب بھی جماعت کے جید علماء میں سے تھے اور وہ بھی بعض لحاظ سے حضرت حافظ روشن علی صاحب کے رنگ میں رنگین تھے اور بڑے تیز اور اعلیٰ حافظہ کے مالک تھے۔ پنجاب یونیورسٹی کے فاضل عربی تھے اور تمام عمر جماعت کے ایک کامیاب واعظ کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے۔

مصر کے ڈاکٹر طٰہٰ حسین

مصر کے ڈاکٹر طٰہٰ حسین صاحب کا ذکر بھی اس موقعہ پر دلچسپی کا موجب ہوگا آپ بھی نابینا ہیں۔ آپ نے حفظ قرآن کے بعد جامعہ ازہر کی سب سے بڑی ڈگری حاصل کی اور جملہ طلبہ میں ٹاپ کیا۔ اس کے بعد آپ نے فرانس سے پی ایچ ڈی کیا۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کے دوران آپکی فرنچ سیکرٹری آپ کی ذہانت اور علمی و ادبی قابلیت اور شخصیت سے اس قدر متاثر ہوئیں کہ پھر دونوں ہی رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئے پی۔ ایچ ڈی یا ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد واپس آکر آپ نے مصری وزارتوں میں کئی عہدے سنبھالے اور عرصہ تک وزیر تعلیم رہے۔ آپ نے بہت سی کتابیں مختلف مواضیع پر لکھیں جن میں سے الادب الجاہلی اور علی ہامش السیرۃ اور دو تین اور کتب مجھے بھی پڑھنے کا موقع ملا ہے

نابینا امریکن میئر

امریکہ کے ایک شہر جولیٹ (کیوبک) کے جو نئے میئر منتخب ہوئے ہیں ان کا نام مسٹر گلز بیوڈرائی ہے ۵۱ سال کی عمر کے ہیں وہ دنیا بھر میں واحد نابینا میئر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میئر بننے کے لئے آنکھوں کی ضرورت نہیں اور دوسروں کے نکتہ نظر سمجھنے کے لئے اندھا پن کوئی رکاوٹ نہیں۔ ان کی نظر پیدائشی طور پر کمزور تھی آہستہ آہستہ معدوم ہوگئی۔ ان کا حافظہ بہت تیز ہے اور شہر کے بیس ہزار باشندے ان کے کام سے بہت خوش ہیں

(نوائے وقت ۱۳ مارچ ۱۹۸۱ء)

نابینا پروفیسر

اسی طرح سرگودھا کے گورنمنٹ کالج کے نابینا پروفیسر شیخ محمد اقبال صاحب اپنے کالج میں شعبہ انگریزی کے استاد ہیں اور ایک عرصہ سے نہ صرف کالج میں اپنی ذمہ داری کامیابی سے نبھا رہے ہیں بلکہ سرگودھا کی علمی و ادبی تقاریب میں اہل ذوق کو اپنے پُرمغز خیالات و افکار اور اشعار سے مستفید کرتے چلے آرہے ہیں اور بعض دفعہ اپنے ہاں شعری نشستیں قائم کرتے ہیں جن میں اہم شعراء اور نامور ادیب شامل ہوتے ہیں اور ان کی نابینائی ان کے ایسے ادبی و علمی پروگراموں میں حائل نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ بعض دفعہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض بھی ادا کرتے ہیں۔

جیسا کہ شروع میں عرض کیا جا چکا ہے۔ مذکورہ بالا تمام مثالوں سے اس حقیقت کو اجاگر کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ کائنات اندھیر نگری نہیں ہے بلکہ قاعدہ خاص منصفانہ بلکہ رحمانیت کے اور رحیمانہ اصولوں اور قوانین کے ماتحت چل رہی ہے۔

اور جہاں انسانی کوتاہی یا کسی اور وجہ سے کوئی کمی رہ جائے یا نقص پیدا ہو جائے تو ایسے انسان کو اس کے بدل کے طور پر کسی اور طرح سے اللہ تعالیٰ کوئی احسان فرما دیتا ہے اور اس حقیقت کی واضح مثال نابینائوں میں زیادہ واضح طور پر ملتی ہے اس لئے انہیں کا زیادہ ذکر کیا گیا ہے۔

ابھی کل کی بات ہے خاکسار نے ایک نابینا کو بید کی کرسی بنتے دیکھا تو میں حیران رہ گیا وہ اس مہارت اور تیزی سے بن رہا تھا کہ گویا وہ کچھ آنکھوں سے دیکھ کے کر رہا ہے اور کہیں کسی مرحلہ پر بھی اس سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوتی تھی۔ حالانکہ جب ایک آنکھوں والا بینا بھی یہ کام کرتا ہے تو وہ بھی ضرور کہیں نہ کہیں کوئی غلطی کرتا ہے جو اسے درست کرنی پڑتی ہے۔

سبحان الذی خلق
الانسان ثم ھداہ
الی صراط سوی مستقیم

خدا کی نافرمانی ایک گندی
موت ہے اس سے بچو
(حضرت اقدس)

اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

(ڈاکٹر میجر محمد اسحاق صاحب بقاپوری ۳-۱-ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور)

(چونکہ ایسے واقعات ازدیادِ ایمان کا باعث ہوتے ہیں اسلئے ایک واقعہ درج ذیل ہے)

ماہ جون ۱۹۷۸ء کے دوران مجھ پر بیماری کا حملہ ہوا اور مجھے سی ایم ایچ لاہور میں داخل کرا دیا گیا حضرت والدہ صاحبہ نے گھبرا کر اخبار الفضل میں دل کی بیماری کا اعلان شائع کرا دیا۔ عجب حال تھا۔ میں چلتا تھا پھرتا تھا کام کرتا تھا۔ ہسپتال میں نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتا تھا۔ وہاں کی لائبریری سے قرآن شریف لا کر اپنے کمرے میں رکھا اور روزانہ اسکی تلاوت کرتا تھا۔ لوگ آتے تو ان سے باتیں کرتا۔ تبادلہ خیالات کرتا۔ لیکن تقریباً دس دن کے بعد یہ عقدہ کھلا کہ مجھے گذشتہ دنوں کے واقعات کا علم نہیں۔ مثال کے طور پر میرا بیٹا میجر محمد یعقوب ایبٹ آباد سے آکر کچھ دن میرے پاس ہسپتال میں میری دیکھ بھال کرتا رہا لیکن مجھے یاد نہیں۔

۲۔ ڈاکٹر دو دوائیاں دیتے رہے اور میرا علاج ہوتا رہا تقریباً ایک ہفتہ کے بعد ECG آلہ دل۔ نے آکر دیکھا اور میری خون کی شکر اور پیشاب کی شکر ٹیسٹ کرائی اور خون کی شکر بہت زیادہ ہونے اور پیشاب میں شکر کی موجودگی کی وجہ سے دوائیاں بدل دیں اور کہا کہ میرا علاج خالصتاً ذیابیطس کا کیا جاوے۔ تیسرے ہی روز میں اپنے مکمل ہوش میں تھا خون کی شکر کم ہونا شروع ہوگئی اور چند یوم کے بعد میں ہسپتال سے گھر آگیا۔

۳۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد ماہ جولائی میں مجھے پھر دوبارہ سی ایم ایچ لاہور میں داخل ہونا پڑا اور مزید کچھ ایام جہاں قیام کے بعد ڈسچارج ہو کر گھر آگیا۔ اب میں خالصتاً ذیابیطس کا مریض ہو کر رہ گیا تھا Diabetic کی گولیاں روزانہ کھانا پڑتیں اور شکر سے پرہیز اور فلاں چیز نہ کھاؤ وغیرہ ہر آدمی مجھے ہدایات دینے کیلئے تیار تھا۔ مطلب یہ کہ میں پرہیزی کھانے کا ہو کر رہ گیا وقفہ وقفہ سے خون اور پیشاب ٹیسٹ کراتا رہا۔ اور پرہیز و علاج کرتا رہا۔

۴۔ ماہ اکتوبر کے وسط میں میری طبیعت میں بے چینی سی پیدا ہوئی کہ روز روز کی پرہیز گراں گذری۔ اللہ تعالیٰ سے دعا تو خود بھی کرتا تھا اور لواحقین بھی میرے لئے دعا کرتے تھے۔ انہی دنوں ایک رات بے چینی زیادہ ہی بڑھی اور میں تمام رات خداوند کریم سے دعا کرتا رہا کہ اے میرے رب یہ کیا موذی میرے پیچھے پڑ گیا ہے۔ کیا یہ ٹھیک نہیں ہو سکتا اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کے مصداق میں نے اپنے رب کو پکارا اور میرے پیارے رب نے میری سن لی۔ پیشاب سے شکر غائب ہوگئی خون کی شکر صحت مند زمرے میں آگئی میں پھر بھی وقفہ وقفہ سے ٹیسٹ کراتا رہا لیکن ہر دو خون اور پیشاب کے ٹیسٹ صحت مند آدمی کے زمرے ہی میں رہے۔

۵۔ ۱۵ نومبر ۱۹۷۸ء کو میری جوان بیٹی آمنہ طیبہ کی وفات ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اس کی وجہ سے طبیعت پر خاصا اثر تھا۔ ماہ دسمبر ۱۹۷۸ء کے آخری ہفتہ کے دوران مجھے پیشاب کی تکلیف ہوگئی اور مجھے سی ایم ایچ لاہور میں داخل ہونا پڑا۔ چونکہ صرف چند ماہ قبل ہی اسی ہسپتال میں ذیابیطس کا مریض رہ چکا تھا اس لئے ہسپتال میں پیشاب اور خون کے سب ہی ٹیسٹ تواتر سے کروائے گئے لیکن حیرت انگیز طور پر نتائج یہ ظاہر کرتے تھے کہ جیسے یہ بیماری کبھی ہوئی ہی نہ ہو۔

غذا کی تمام پرہیز بھی بند تھی دوائیاں بھی بند تھیں اور میں صحت مند آدمی کی غذا کھاتا تھا ٹیسٹ پھر بھی ٹھیک تھے۔ ڈاکٹر حیران تھے کہ یہ کیسا معجزہ ہے۔

چند ماہ قبل کے ذیابیطس کے مریض میں اب اس کا کوئی نشان بھی باقی نہیں ہے جب مجھ سے پوچھا گیا تو میں اس کے سوا اور کیا جواب دے سکتا تھا کہ یہ نعمت اور دعا کی ہے جو ہمیں احمدیت کے ذریعہ بخشی گئی ہے

الحمد للہ علی ذالک

"تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو" (حضرت اقدس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقررہ ٹارگٹ کے حصول کے لئے نمایاں وعدے

(۹)

۱۶۳- مکرم میاں اصغر علی صاحب بھاٹی گیٹ	لاہور	۰۰ — ۰۰	۶۵۰۰
۱۶۴- " چوہدری محمد اسحٰق صاحب پرانی انارکلی	"	۰۰ — ۰۰	۲۵۰۰
۱۶۵- " " بشیر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ	"	۰۰ — ۰۰	۱۶۰۰
۱۶۶- " " حمید نصر اللہ خان صاحب چھاؤنی جنوبی	"	۰۰ — ۰۰	۶۵۰۰
۱۶۷- محترمہ اختر الحی بیگم صاحبہ " "	"	۰۰ — ۰۰	۱۹۰۰
۱۶۸- " بدر بیگم صاحبہ " "	"	۰۰ — ۰۰	۱۹۰۰
۱۶۹- مکرم چوہدری محمد شریف صاحب جنجوعہ " "	"	۰۰ — ۰۰	۱۷۰۰
۱۷۰- " " منیر نواز صاحب " "	"	۰۰ — ۰۰	۱۳۰۰
۱۷۱- " سید افتخار احمد صاحب فاروقی " "	"	۰۰ — ۰۰	۱۲۰۰
۱۷۲- " بریگیڈیئر ربیع الزمان خان صاحب ٹائیٹلر " "	"	۰۰ — ۰۰	۱۱۰۰
۱۷۳- " میجر نذیر احمد صاحب بھٹی شمالی چھاؤنی	"	۰۰ — ۰۰	۱۲۵۰
۱۷۴- " چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ دارالذکر	"	۰۰ — ۰۰	۱۱۰۰
۱۷۵- " شیخ رفیق احمد صاحب ابن مکرم شیخ احمد علی صاحب دارالذکر لاہور		۰۰ — ۰۰	۱۱۱۰
۱۷۶- " محمد یحییٰ خان صاحب سب انجینئر	"	۰۰ — ۰۰	۱۱۰۰
۱۷۷- " ابراہیم نصر اللہ صاحب درانی	"	۰۰ — ۰۰	۱۲۶۵
۱۷۸- " میاں نذیر احمد صاحب انجینئر	"	۰۰ — ۰۰	۱۰۳۰
۱۷۹- " چوہدری نصیر احمد صاحب (سائنٹیفک سٹور)	راج گڑھ	۰۰ — ۰۰	۳۶۰۰
۱۸۰- " صداقت علی صاحب زاہد	رحمٰن پورہ	۰۰ — ۰۰	۱۱۰۰
۱۸۱- " شیخ نثار احمد صاحب	سمن آباد	۰۰ — ۰۰	۵۰۰۰
۱۸۲- " " بشیر احمد صاحب صدر حلقہ بشیر انجینئرنگ	"	۰۰ — ۰۰	۱۶۰۰۰

(باقی) (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اعلان

درج ذیل احباب اپنے عمل سے جماعت مبائعین کو چھوڑ چکے ہیں:-

۱- محمد امین صاحب زرگر دارالرحمت غربی ربوہ مع اہل و عیال
۲- میاں روشن دین صاحب زرگر گولبازار - ربوہ -
۳- عبد السلام صاحب زرگر " "
۴- حاجی محمد شریف صاحب زرگر " "
۵- محمود احمد صاحب زرگر " "
۶- نسیم احمد صاحب زرگر رحمت بازار "
۷- محمد انور صاحب زرگر دارالصدر شمالی "
۸- بشیر احمد صاحب زرگر چنیوٹ -

(ناظر امور عامہ)

قرآن الفجر

"ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔" (خطبہ جمعہ الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن، ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

میٹرک کے امتحانات ہو چکے ہیں۔ آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے ہونہار دین کا شوق رکھنے والے مخلص احمدی نوجوانوں کو جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں، وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلے کی تحریک فرمائیں، نیز ان کو ہدایت فرمائیں کہ وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

میٹرک کا امتحان دینے والے وہ نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستیں دیں۔ جن کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہو۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۸/۴/۸۱ کے آخری صفحہ پر نظارت ہذا کی طرف سے ایک اعلان "دیگوں کے لئے عطایا ادا کرنے والے احباب اور درخواست دہ" شائع ہوا ہے۔ اس کے نمبر شمار ۵۵ پر مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب آف جام شورو کے نام کے ساتھ "سب انجینئر" کے الفاظ شائع ہوئے ہیں۔ جو صحیح نہیں۔ مکرم چوہدری صاحب خدا کے فضل سے اسسٹنٹ انجینئر ہیں نہ کہ سب انجینئر۔ قارئین الفضل براہ مہربانی تصحیح فرما لیں۔

نظارت ہذا اس فروگذاشت کے لئے قارئین سے معذرت خواہ ہے۔

(ناظر ضیافت)

گمشدہ رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ دارالفضل فیصل آباد حلقہ زرعی یونیورسٹی کی رسید بک نمبر ۱۳۲۰۷ جس کی رسیدات نمبر ۱ تا ۷۳ استعمال ہو چکی ہے کہیں گم ہو گئی ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ رسید بک مذکورہ پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کی جائے اور اگر کسی کے علم میں آ جائے تو دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ واپس بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے لجنات

لجنہ اماء اللہ کے مالی سال کی دوسری سہ ماہی کے جائزہ سے معلوم ہوا کہ ابھی بہت کم لجنات کی طرف سے چندہ اجتماع لجنہ و ناصرات موصول ہوا ہے جب کہ گذشتہ سال بھی اس چندہ کی وصولی میں بہت کمی رہی تھی۔ اس سے قبل بھی بار بار یاد دہانی کروائی جا چکی ہے۔ براہ کرم تمام لجنات اپنی اپنی ممبرات سے ڈیڑھ روپیہ فی ممبر کے حساب سے چندہ وصول کر کے فوری طور پر مرکز بھجوائیں تاکہ اجتماع کے ابتدائی انتظامات کی طرف توجہ دی جا سکے۔ شکریہ

لجنات کو انفرادی طور پر جائزے بھی بھجوائے جا رہے ہیں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دورہ مکرم نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد مقامی

۱۵ مئی بروز جمعۃ المبارک مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی، ۹ بجے دن بھلوال تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ محترم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ اور الحاج مولوی عزیز الرحمٰن صاحب آف منگلا مربی انچارج ضلع سرگودھا تھے۔

۱:- ۱½ بجے دوپہر زیر تعمیر مسجد احمدیہ بھلوال میں آپ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اس کے بعد آپ نے مسجد کی تعمیر کے لئے احباب جماعت سے دس ہزار روپے کے وعدے اور نقد رقوم وصول کیں۔

۲:- ۴ بجے شام مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بھلوال نے اپنی قیام گاہ پر بعض غیر از جماعت احباب کو چائے پر مدعو کیا تھا۔ اس موقعہ پر مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب اور الحاج مولوی عزیز الرحمٰن صاحب آف منگلا نے بڑے احسن پیرایہ میں سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ یہ مجلس شام سات بجے تک جاری رہی جس کے دوران (آدھ گھنٹہ) وقفہ کر کے چائے مہمانوں کی خدمت میں پیش کی گئی۔ اس میں چالیس احمدی احباب کے علاوہ ۲۰ غیر از جماعت مہمان دوستوں نے شمولیت کی اور دعا کے ساتھ مجلس مذاکرہ کا اختتام ہوا۔

۳:- ۲½ بجے رات مکرم چوہدری نذیر حسین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بھلوال کی رہائش گاہ پر مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے تبلیغی میٹنگ کی۔ اس موقعہ پر احمدی مستورات و احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب و مستورات نے بکثرت شمولیت کی۔ یہ پروگرام رات ۱۰½ بجے دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

۴:- اس سے قبل ۱۳ مئی بروز جمعرات نماز عشاء کے بعد جماعت احمدیہ چک ۹ پنیار میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا تھا جس میں مذکورہ علمائے کرام نے احباب جماعت کو تربیت نفس و تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقعہ پر احمدی احباب و مستورات نے شمولیت کی تھی۔

(منیر احمد عابد شاہد مربی سلسلہ مقیم بھلوال شہر)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد انٹرویو کی معین تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ لیکن داخلہ کے لئے درخواستیں ۳۰ جون ۱۹۸۱ء تک وکالت دیوان تحریک جدید۔ ربوہ کو پہنچ جانی چاہئیں تاکہ انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ ۳۰ جون کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

اس لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوان میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر درخواستیں مقامی جماعت کے امیر و صدر کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔

۲:- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میں سے صرف ان امیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا جن کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہوگی۔ اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہوگی۔

اس لئے درخواست دہندگان کے لئے ضروری ہے کہ وہ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کے بارے میں فرمایا:-

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔۔۔۔۔۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔۔۔۔۔ وہ میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"

(الفضل جنوری ۱۹۵۸ء)

بہت ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو وقف جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کی منشاء کو پورا کرنے والے فرشتوں کے گروہ میں شامل ہوتے ہیں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱:- ۳۰ اپریل کو خاکسار کے چھوٹے بھائی چوہدری اللہ بخش صاحب آف چوہڑکانہ کو بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

خاکسار خود بھی ۱۰ دن سے بخار میں مبتلا ہے۔ قارئین الفضل میری کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(نذیر احمد رشید صدر جماعت احمدیہ ٹاہلی)

۲:- میرے بھائی مکرمی منیر احمد صاحب طاہر نوید کا تقرر سٹور حق نواز روڈ راولپنڈی کا سی ایم ایچ میں ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے۔ عزیز چونکہ پہلے ہی کافی کمزور تھا۔ آپریشن کے بعد مزید کمزوری بڑھ گئی ہے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں ان کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(بشیر احمد اقبال صدر حلقہ چک ۱۱۱ راولپنڈی)

۳:- مکرم بزرگوار محمد دین صاحب مبلغ کی اہلیہ موصیہ حلقہ نصیر آباد کچھ دنوں سے بعارضہ فلو صاحب فراش ہیں۔ کمزوری لاحق ہو گئی ہے

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(منور احمد کھوکھر جمیل الاج دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

۴:- میری امی جان زوجہ محمد صدیق صاحب مرحوم، نصرت آباد گردہ میں پتھری کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور تکلیف بہت ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ امی کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

(محمد انور عاطف کلاس ششم نصرت آباد خادم فضل بھیرہ ضلع تھرپارکر سندھ)

۵:- میرے والد محترم علی محمد صاحب بھاگرہ آزاد کشمیر آج کل بیمار ہیں۔ ٹی۔ بی کی شکایت ہے اور کمزوری بھی زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالکریم ناہید راکھی سگریٹ ایجنسی چوک بازار مغل مارکیٹ کوٹلی آزاد کشمیر)

۶:- برادرم حافظ مبارک علی صاحب کے جملہ مقدمات میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وسیع الدین احمد سیکرٹری مال الف ۶۴ چاندنی چوک ترجمہ ڈیم ربوہ)

موصیات کی خصوصی توجہ کیلئے

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر موصیہ کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ کم از کم دو بچوں کو قرآن کریم ناظرہ ضرور پڑھائے۔

لجنات سے گزارش ہے کہ وہ موصیات کے ذریعہ تعلیم قرآن کریم کا یہ فریضہ مناسب اور موثر طریق پر پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرتی رہیں۔

(سیکرٹری شعبہ تنظیم وصیت لجنہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ "آتش فشاں" لاہور کا شائع کردہ

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ایک پریس انٹرویو

اور اس سے پیدا ہونیوالے بعض اشکال کا ازالہ

روزنامہ "امروز" لاہور نے اپنے ۲۰ مئی ۱۹۸۱ء کے شمارہ میں صفحہ اوّل پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ایک پریس انٹرویو کے حوالہ سے (جو ماہنامہ "آتش فشاں" لاہور کے مئی ۱۹۸۱ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے) بعض باتیں آپکی طرف منسوب کی ہیں۔ جو مذکورہ انٹرویو سے بھی پوری مطابقت نہیں رکھتیں۔ اور فی الاصل واقعۃً بھی درست نہیں ہیں۔

"امروز" نے محترم چوہدری صاحب موصوف کی طرف یہ بات منسوب کی ہے کہ ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں احمدیہ جماعت نے ملک بھر میں پیپلز پارٹی کے حق میں کام کیا تھا۔ "آتش فشاں" میں شائع شدہ انٹرویو کی رو سے چوہدری صاحب موصوف نے جو بات صرف پنجاب کے تعلق میں کہی تھی (اور ہر چند کہ وہ بھی پورے طور پر درست نہ تھی) "امروز" نے سراسر غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے اسے پورے ملک پر چسپاں کر ڈالا ہے اور اس طرح سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ گویا جماعت احمدیہ نے ملک بھر میں پیپلز پارٹی کے امیدواروں کو ووٹ دیئے تھے حالانکہ (جیسا کہ ہم آگے چل کر واضح کریں گے۔) یہ بات سراسر خلاف واقعہ ہے۔

ایک اور بات "آتش فشاں" میں شائع رپورٹ کے بموجب چوہدری صاحب موصوف نے یہ فرمائی ہے کہ ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں آپ کے بھتیجے مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب پیپلز پارٹی کے امیدوار مولانا کوثر نیازی کے الیکشن ایجنٹ تھے۔ یہ بات بھی درست نہیں ہے۔ خود مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب نے ایک ملاقات میں اس بات کی تردید کی ہے کہ انہوں نے مولانا کوثر نیازی کی طرف سے الیکشن ایجنٹ کے فرائض انجام دیئے تھے۔ محترم چوہدری صاحب موصوف عرصہ دراز سے عملی سیاست سے بے تعلق ہیں۔ ویسے بھی آپ سالہا سال سے برطانیہ میں مقیم ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ آپ پاکستان کے اصل حالات و واقعات سے پورے طور پر باخبر ہوں۔ ملکی حالات اور بیرون کے واقعات سے پورے طور پر باخبر ہوئے بغیر ان کے بارہ میں اظہار خیال کرنا مناسب نہ تھا۔ ویسے اس امر کا بھی امکان ہے کہ "آتش فشاں" کے رپورٹر نے محترم چوہدری صاحب کے الفاظ درج کرنے میں پوری احتیاط سے کام نہ لیا ہو اور اس طرح بعض غلط باتیں یا ان کا غلط تاثر آپ کی طرف منسوب کر دیا ہو۔ بہرحال جو بھی صورت حال ہو یہ امر افسوسناک ہے۔ کہ "آتش فشاں" میں شائع شدہ یہ انٹرویو بعض سراسر غلط باتوں کی اشاعت کا موجب ہوا ہے۔

یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ خالصۃً ایک دینی جماعت ہے سیاست سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ عام انتخابات کے وقت ہر حلقۂ انتخاب کے احمدی رائے دہندگان عام شہریوں کی حیثیت سے آزادانہ طور پر خود فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے حلقۂ انتخاب میں کس امیدوار کے حق میں ووٹ ڈالیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں بھی تمام حلقہ ہائے انتخاب کے احمدی ووٹروں نے اپنی اپنی جگہ جداگانہ طور پر خود اس امر کا فیصلہ کیا۔ کہ وہ کس پارٹی کے امیدوار کو ووٹ دیں۔ اور اسی لئے بہت سی جگہوں پر مختلف حلقہ ہائے انتخاب کے احمدیوں نے مختلف پارٹیوں کے نمائندوں کے حق میں ووٹ ڈالے۔ حتیٰ کہ صوبہ سرحد کے احمدیوں نے وہاں کے الا ماشاء اللہ جملہ حلقہ ہائے انتخاب میں اپنے اپنے فیصلہ کے بموجب کالعدم پیپلز پارٹی کے امیدواروں کو ووٹ نہیں دیئے۔ اسی طرح سندھ اور بلوچستان میں بھی احمدی ووٹروں نے مختلف حلقوں میں مختلف پارٹیوں کے نمائندوں کو ووٹ دیئے۔ خود پنجاب میں بھی جہاں احمدی ووٹروں نے کالعدم پیپلز پارٹی کو بھی ووٹ دیئے تھے۔ انہوں نے سو فیصد کالعدم پیپلز پارٹی کے امیدواروں کے حق میں ووٹ نہیں ڈالے۔ پنجاب کے کچھ حلقے ایسے بھی تھے۔ جہاں کے احمدی ووٹروں نے کالعدم پیپلز پارٹی کے مخالف امیدواروں کے حق میں ووٹ ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ اور اپنے فیصلہ کے بموجب انہی کے حق میں ووٹ ڈالے اور انہیں جتایا۔

اندریں صورت "امروز" کا محترم چوہدری صاحب موصوف کے حوالہ سے یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ نے ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں ملک بھر میں کالعدم پیپلز پارٹی کے امیدواروں کو ووٹ دیئے تھے سراسر خلاف واقعہ ہے۔ اور ہم اس کی پُرزور تردید کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو صوبہ سرحد کے احمدی بھی اپنے اپنے حلقہ میں کالعدم پیپلز پارٹی کے امیدواروں کے حق میں ووٹ ڈالتے حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے وہاں کے الا ماشاء اللہ جملہ حلقہ ہائے انتخاب میں پیپلز پارٹی کے امیدواروں کے حق میں ووٹ نہیں ڈالے۔ پھر اگر احمدیوں نے ملک بھر میں کالعدم پیپلز پارٹی کے حق میں ووٹ ڈالے ہوتے تو سندھ اور بلوچستان میں احمدیوں کے ووٹ مختلف پارٹیوں کے امیدواروں میں تقسیم نہ ہوتے۔ پنجاب میں اگرچہ احمدی ووٹروں کی طرف سے کالعدم پیپلز پارٹی کے امیدواروں کو نسبتاً زیادہ ووٹ ملے لیکن احمدیوں کے سو فیصدی ووٹ انہیں وہاں بھی نہیں ملے۔

الغرض امر واقعہ یہ ہے کہ ملک بھر کے احمدی ووٹروں کا ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں کالعدم پیپلز پارٹی کے ساتھ کوئی الائنس نہ تھا۔ پنجاب میں اگرچہ احمدیوں نے کالعدم پیپلز پارٹی کے امیدواروں کے حق میں نسبتاً زیادہ ووٹ ڈالے۔ تاہم باقی صوبوں کے حلقہ ہائے انتخاب میں احمدیوں کے ووٹ تو اپنی صوابدید پر مختلف پارٹیوں کے امیدواروں میں بٹے ہوئے تھے۔ اس کے باوجود یہ تھا کہ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں احمدیوں نے ملک بھر میں کالعدم پیپلز پارٹی کے حق میں ووٹ ڈالے اور اسی وجہ سے اسے نمایاں کامیابی حاصل ہوئی سراسر خلاف واقعہ ہے۔

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار کل سے بوجہ درد گردہ علیل ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔
لطف الرحمٰن خالد دارالنصر ربوہ

۲۔ میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ صوبیدار مکرم دین دارالنصر غربی ربوہ

۳۔ خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری کرامت اللہ صاحب چند دن سے بیمار ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب دعا سے صحت فرمائیں۔
(چوہدری) محمد اکرم کاپی ریڈر الفضل

کراچی میں
حضرت حکیم نظام جانؓ کے
فرزند اور جانشین
حکیم عبدالحمید اعوان
۲ جون تا ۹ جون
احمدیہ ہال میگزین لین صدر کراچی
بالائی منزل میں
صبح ۸ تا ایک بجے دوپہر اور
۳ تا ۶ بجے شام
مریضوں کو دیکھا کریں گے۔

آپ کا اپنا ادارہ
خدمت میں پیش پیش
مکان۔ دکان۔ پلاٹ۔ زرعی زمین
کی خرید و فروخت کے لئے یاد فرمائیں
پروپرائٹر۔ مرزا عبدالسمیع۔ غلام احمد
ہمدرد پراپرٹی ڈیلرز
رحمت بازار ربوہ
فون نمبر ۵۴۲ ۔ گھر ۶۶۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah